

میرا برگزیدہ

حضرت یسعیاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ پیشگوئی کی ”دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ وہ نہ چلائے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی۔ وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹھٹھاتی جتنی کو نہ بھائے گا۔ وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کر لے۔ جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے۔“
(یسعیاہ باب 42 آیت 1 تا 5)

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفصل

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 29 نومبر 2011ء 3 محرم 1433 ہجری 29 نوبت 1390 شمس جلد 61-96 نمبر 269

بیوت الحمد منصوبہ اور

خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت حسین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ہومیوپیتھک ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب آف انگریز مورخہ یکم دسمبر 2011ء تا 15 جنوری 2012ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور وقف عارضی ہومیوپیتھک کریں گے۔ وہ ہومیوپیتھک آرکوپیکچر کے علاوہ جلدی امراض کے ماہر بھی ہیں۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جملہ تکالیف کے علاج کیلئے ہسپتال تشریف لاکر پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔
(ایڈمنسٹریٹو فیصل عمر ہسپتال ربوہ)

بعض افریقین ممالک کی آزادی کی گولڈن جوبلی کی مناسبت سے آزادی کے متعلق دین حق کی خوبصورت تعلیم

سب سے بڑھ کر ہمارے سامنے آزادی کا سورج آنحضرت ﷺ کی ذات ہے

حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے اس تعلیم کو رکھا جو حق و انصاف کو قائم رکھتی اور مستقل آزادی کی ضمانت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 نومبر 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے بڑا عظیم افریقہ کے بعض ممالک کی آزادی کی گولڈن جوبلی تقریبات میں احمدیہ پان افریقین ایسوسی ایشن کے بھی حصہ لینے اور ان کی طرف سے دعوت پر حضور انور نے خود بھی اس موقع پر ان کے آزادی کے فنکشن میں شامل ہونے کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں آزادی کے حوالے سے قرآن اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم بیان کرتے ہوئے راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ کے اکثر ممالک بڑا لمبا عرصہ محکوم قوم کے طور پر غلام بن کر زندگی گزارتے رہے۔ اس لئے ان ممالک کی یوم آزادی کی خوشیاں اور جوبلی منانا یقیناً ان کے لئے بہت اہم اور ان کا حق ہے۔ فرمایا کہ خدا کے مرسلین کا اہم مقصد آزادی دلوانا بھی ہے۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ بہت سی قوموں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر تباہ و برباد بھی ہوئے۔ فرمایا کہ سب سے بڑھ کر ہمارے سامنے آزادی کا سورج آنحضرت ﷺ کی ذات ہے، آپ کے ساتھ حقیقی رنگ میں جڑنے سے آج بھی آپ کی ذات آزادی دلوانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ حضور انور نے غلاموں کو آزاد کرنے کی مثالیں قرآن و حدیث سے بیان فرمائیں اور تعلیم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دین حق آہستہ آہستہ غلامی کے سلسلے کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ حضور انور نے احادیث کے حوالے سے غلاموں کی عزت، حقوق اور حسن سلوک سے متعلق آپ کی تعلیم آپ کے صحابہ کا اسوہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ عظیم الشان تعلیم اور اسوہ ہے۔ جس پر کار بند ہو کر دنیا کو آزادی مل سکتی ہے اور امن و انصاف اور صلح کا قیام ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ افریقہ کے احمدیوں کا کام ہے کہ اس تعلیم کو عام کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لائیں تاکہ ان کو آزادی کی حقیقت معلوم ہو۔ حضور انور نے بعض ممالک میں افریقی اور کشیدہ حالات کی وجوہات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حکمرانوں کی طرف سے عوام الناس کے حقوق غصب کرنے اور انہیں غلامی میں جکڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عوام پر ظلم و ستم کی داستانیں رقم ہو رہی ہوتی ہیں، جس سے عوام اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے حکومتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نتیجتاً ملک میں انصاف ختم ہو جاتا ہے اور کسی کی جان اور مال محفوظ نہیں رہتا اور اس سے مفاد پرست پھر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر حکومتیں انصاف پر قائم ہوتیں، عوام کے حقوق انہیں دیئے جاتے، عوام کی آزادی کی حفاظت کی جاتی تو کبھی یہ فساد نہ ہوتے۔ فرمایا کہ نام نہاد مذہبی لوگوں نے عوام دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے دین میں غلط رسوم پیدا کر کے، غلط تشریحات کر کے ان کی گردنوں میں ان رسوم و رواج اور غلط تعلیمات کے طوق ڈال دیئے ہیں اور اس طرح ان کو غلام بنایا ہوا ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ تو جو دور دور کرنے اور طوقوں کو گردنوں سے اتارنے کیلئے آئے تھے لیکن آج کل ہمیں اس کے الٹ نظر آتا ہے۔ حکمرانوں نے بھی اور نام نہاد مذہبی لوگوں نے بھی عوام کو غلامی کے بوجھوں تلے دبا دیا اور طوقوں میں جکڑا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے انسانی قدریں قائم کرنے اور ہمیں ہر قسم کے بوجھوں اور طوقوں سے آزاد کروانے کے لئے بھیجا ہے اور صرف خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی تعلیم دی ہے، جس غلامی سے پھر آزادیوں کے نئے راستے نظر آتے، انصاف اور برابر نظر آتی اور ایک ایسا حسین معاشرہ نظر آتا ہے جہاں حقوق لینے کے لئے جلوبس وغیرہ یا غلط طریق نہیں استعمال کئے جاتے۔ بلکہ حقوق دینے کیلئے بادشاہ بھی اور فقیر بھی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے مختلف مواقع پر بڑے خوبصورت رنگ میں ہمارے سامنے اس تعلیم کو رکھا ہے جو حق و انصاف کو قائم رکھتی ہے، جو مستقل آزادی کی ضمانت ہے۔ فرمایا کہ لیڈر اور مقتدر شخصیات اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ اپنے ہم قوموں کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے، انصاف پر نہ چلنے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے، ہر راعی اپنا راعیا اور امانتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

حضور انور نے پاکستان میں احمدیوں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کے ساتھ پاکستان میں امتیازی سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی آنحضرت ﷺ سے محبت و عشق و عقیدت، اخلاص و وفا اور ایمانی غیرت رکھنے کے مضبوط عزم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے تو دنیا داروں کی آزادی پر اس غلامی کو ترجیح دی ہے جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی جوتیوں کی خاک بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنا دے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو صبر و استقامت سے ان سختیوں کے دنوں کو دعاؤں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا دور ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہ ابتلا اور امتحان کے دور آئندہ غلبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے آتے ہیں ہمیں ایمان میں ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں

صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں، دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تڑکریں

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نقلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں

اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔ اگر سو فیصد میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو ہمارے میں سے اکثریت میں یہ انقلاب پیدا ہو جائے تو ہم پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے دیکھیں گے

آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے

دعا سے متعلق بعض اہم آداب کا تذکرہ اور اپنی راتوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جلد تر اپنے حق میں پورا کروانے کی کوشش کرنے والے بنیں ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب کی شہادت نیز مکرم عبدالجبار صاحب اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کی وفات کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 اکتوبر 2011ء بمطابق 7 راءاء 1390 ہجری شمسی بمقام ہیبرگ (Hamburg) جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ افضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جماعت احمدیہ کی مخالفت اور احمدیوں کو تکلیفیں پہنچانا کوئی آج کا یا جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ماضی قریب کا قصہ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے ساتھ ہی اس مخالفت کی بنیاد پڑ گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود کے بعض قریبی جو دوستی کا دم بھرتے تھے جن کے نزدیک آپ سے زیادہ (دین حق) کی خدمت کرنے والا اُس زمانے میں اور کوئی پیدا نہیں ہوا تھا، لیکن جب دعویٰ سنا، جب آپ کا یہ اعلان سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار مجھے کہا ہے کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ تم ہی ہو، اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے والے اور خدا کے اس زمانے میں محبوب تم اس لئے ہو کہ آج تم سے بڑھ کر حبیب خدا سے محبت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے، تم ہی ہو جو (.....) (الجمعة: 4) کے مصداق ہو، تو ان سب لوگوں نے جو آپ کو (دین حق) کا پکا اور سچا مجاہد سمجھتے تھے کہ اس وقت زمانے میں آپ جیسی کوئی مثال نہیں ہے تو انہوں نے نہ صرف یہ کہ آپ سے آنکھیں پھیر لیں بلکہ آپ کو تکالیف پہنچانے اور آپ کی ایذا رسانی کے لئے غیر مسلموں کے ساتھ مل کر، اُن لوگوں کے ساتھ مل کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں پیش پیش تھے آپ کے خلاف قتل تک کے ناجائز مقدمات کروائے اور اُن میں بڑھ بڑھ کر اپنی گواہیاں اور شہادتیں پیش کیں۔

پس یہ مخالفت جس کا آج تک ہم سامنا کر رہے ہیں یہ کوئی جماعت احمدیہ میں نئی چیز نہیں ہے۔ آپ کو بذات خود جب آپ کے ساتھ چند لوگ تھے، جیسا کہ میں نے کہا، اس ظالمانہ مخالفت سے گزرنا پڑا۔ مقدمے بھی قائم ہوئے۔ پھر آپ کی زندگی میں ہی آپ کے ماننے والوں کو دنیاوی مال و اسباب سے محروم ہونے کی سزا سے گزرنا پڑا۔ بیوی بچوں کی علیحدگی کی سزا سے گزرنا پڑا، یہاں تک کہ اپنے مریدوں میں سے دو فاشعاروں کی زمین کا بل میں شہادت کی تکلیف دہ اور بے چین کرنے والی خبر بھی آپ کو سننا پڑی۔ اُن میں سے ایک (-) وہ تھے جو رئیس اعظم خوست تھے، جن کے اپنے مرید ہزاروں میں تھے، جو بادشاہ کے دربار میں بڑی عزت کا مقام رکھتے تھے۔ پس آپ کو ایسے فاشعار، فرشتہ صفت، بزرگ سیرت مریدی کی (-) کی خبر کا صدمہ سہنا پڑا۔ آپ نے اس (-) کی (-) پر تفصیل سے ایک کتاب ”تذکرۃ الشہادتین“ لکھی۔ اُس میں اُن کی نیکی، تقویٰ، قبول احمدیت اور سعادت اور غیر معمولی ایمانی حالت کا ذکر کرنے کے ساتھ (-) کے واقعات بھی مختلف خطوط سے جو حضرت مسیح موعود کو اُن کے مریدوں نے لکھے تھے اُن میں سے خلاصہ لے کر اُن واقعات کا بھی ذکر کیا، اور آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ:

”اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا“۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پھر اسی کتاب میں آپ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان“ (یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسا ایمان) ”حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں، کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اُس کا نام مومن نہیں۔“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پس یہ دعا ہے جو ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ انبیاء کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ اُن پر اُن کے ماننے والوں پر سختیاں اور تنگیاں وارد کی گئیں اور یہاں تک کہ ہمارے آقا و مولیٰ محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی خاطر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے، آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو بھی ان مصائب سے اور تکالیف سے گزرنا پڑا۔ تاریخ اکثر لوگ پڑھتے ہیں پتہ ہے، علم ہے۔ مال، اولاد کی قربانی کے ساتھ سینکڑوں کو جان کی قربانی دینی پڑی۔

پس جب بھی جماعت پر ابتلا کے دور کی شدت آتی ہے انبیاء کی تاریخ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا دور ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی اس یقین پر بھی قائم کرتا ہے کہ یہ ابتلا اور امتحان کے دور آئندہ غلبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں ایمان میں ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔ بیشک صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جان، مال، وقت کی قربانیاں اسلام کی ترقی کے راستے میں دینے سے دریغ نہیں کیا لیکن اسلام کا غلبہ اور فتوحات صرف اس امتحان کا نتیجہ نہیں تھیں بلکہ اُن مسلمانوں کا جو خدا تعالیٰ سے خاص تعلق تھا، دعاؤں کے لئے جس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے، اور سب بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رات کو اپنی دعاؤں سے عرش کے پائے ہلا دیا کرتے تھے اُس نبی کی دعائیں جو خدا تعالیٰ میں فنا ہو چکا تھا، جس نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دیا تھا، اصل میں اُس فانی فی اللہ کی دعاؤں نے وہ عظیم انقلاب پیدا کیا تھا۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کی دعاؤں کی قبولیت کے ذریعے..... کی تاریخ کا غلبہ اور فتوحات کا زمانہ صرف پچاس ساٹھ سال یا پہلی چند صدیوں کا تھا؟ یقیناً نہیں۔ آپ جب تاقیامت خاتم الانبیاء کا لقب پانے والے ہیں تو یہ غلبہ بھی تاقیامت آپ کے حصے میں ہی آنا تھا۔..... لیکن جیسا کہ میں نے کہا قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے سب سے بڑھ کر اور پھر اُس کے بعد تابعین نے، وہ لوگ جنہوں نے صحابہ سے فیض پایا اور پھر وہ لوگ جنہوں نے اُن سے فیض پایا، اُن سب کا انحصار سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا، نہ کہ اپنی کوششوں پر، اور اس کے لئے وہ دعاؤں پر زور دیتے تھے، اپنی راتوں کو دعاؤں سے سجاتے تھے۔

پس آخرین کے دور میں تو خاص طور پر جب تلوار کی جنگ اور جہاد کا خاتمہ ہو گیا، دعاؤں کی خاص اہمیت ہے اور اس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ بیشک یہ زمانہ علمی جہاد کا ہے اور براہین اور دلائل کی اہمیت ہے اور حضرت مسیح موعود نے ان براہین و دلائل سے جماعت کو لیس کر دیا ہے اور دنیا کا کوئی دین (دین حق) کی، قرآن کی عظیم الشان تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اصل یہی ہے کہ علم و براہین بھی تب کام آئیں گے جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اُس کے حضور جھکنا اور دعاؤں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ جہاں دوسرے مذاہب کے سامنے (دین حق) کی برتری ثابت کرنے کے لئے سیدہ سپر ہے اور دونوں طرف سے ظاہری اور چھپے ہوئے مخالفین کا سامنا کر رہی ہے۔ دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ اور آپ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دشمن کے آپ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے۔ بلکہ آپ پر اعتراض کرنے والوں کو اُن کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔ قرآن کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔

چند سال پہلے جب یہاں جرمنی میں ہی پوپ نے (دین حق) اور قرآنی تعلیم پر اعتراض کیا تھا تو میں نے جرمنی کی جماعت کو لکھا تھا کہ اُس کا جواب کتابی صورت میں شائع کریں اور جرمن جماعت کے بہت سارے لوگوں نے مل کے یہ جواب تیار کیا اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا جواب تیار کیا۔ کسی اور (-) فرقے کو اس طرح تفصیلی جواب کی بلکہ مختصر جواب کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ پھر امریکہ میں جو پادری (دین حق) کی تعلیم کے خلاف بڑا شور مچاتا رہتا ہے، اس کے علاوہ بعض اور جو (دین حق) پر اعتراض کرنے والے ہیں اور لکھنے والے ہیں، اُن کے اعتراضات کے جواب دیئے، اُن کو چیلنج دیا لیکن مقابلے پر نہیں آئے۔ ہالینڈ، ڈنمارک وغیرہ میں اعتراضات کے جواب دیئے بلکہ اُن کو اُن کا آئینہ دکھایا کہ وہ کیا ہیں۔ پس (دین حق) مخالف طاقتوں سے تو ہم نبرد آزما ہیں ہی لیکن اس کے ساتھ ہمارے اپنے بھی ہمارے مخالف ہیں اور مخالفت میں تمام حدوں کو پھلانگ رہے ہیں۔..... جس طرح حضرت مسیح موعود نے تذکرۃ الشہادتین میں یہ لکھا ہے کہ امیر کابل بھی مولویوں سے خوفزدہ ہے اور مولویوں کے کہنے پر صاحبزادہ صاحب کی (-) بھی ہوئی۔ شاید اُس کے دل میں اُن کا کوئی احترام تھا۔ باوجودیکہ وہاں کا بادشاہ تھا مگر اس امیر کی ڈور اُن مولویوں کے ہاتھ میں تھی۔

(ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

بعینہ اسی طرح آج پاکستان میں حکومت اور اس کی وجہ سے عوام بھی، کیونکہ عوام تو خوفزدہ رہتے ہیں، ان ظالم (-) کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ یا یہ حکومتی کارندے اکثر وہ لوگ ہیں جو ان (-) کی انسانیت سوز باتوں کو ماننے پر مجبور ہیں۔ بہر حال آج پاکستان میں بسنے والا احمدی صرف اپنی جان و مال کے نقصان کی وجہ سے ہی پریشان نہیں ہے یا فکر مند نہیں ہے۔ بہت سے احمدی لکھتے ہیں کہ اب تو لگتا ہے کہ یہ ہماری زندگیوں کا حصہ ہے۔ ہم تو اپنی جانیں ہتھیلی پر لئے پھر رہے ہیں۔ اب تو یہ معمول بن گیا ہے۔ یہ خوف تو کوئی اتنا زیادہ نہیں رہا لیکن ہمیں زیادہ بے چین کرنے والی چیز یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ حضرت مسیح موعود کے متعلق انتہائی نازیبا الفاظ میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں۔ بڑے بڑے پوسٹر لگاتے ہیں اور سرکاری عمارتوں پر لگا دیتے ہیں بلکہ نازیبا تو ایک عام لفظ ہے، انتہائی گھٹیا اور لہجہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کو ایک شریف آدمی پڑھ اور سُن بھی نہیں سکتا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ جو ہیں، یہ اشتہارات جو شائع ہوتے ہیں یہ ہمارے نقصانوں سے زیادہ ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والے ہیں۔ ہمیں بے چین کر رہے ہیں۔ یہ گندی زبان لاؤڈ سپیکروں پر سُن کر اور گندہ لٹریچر دیکھ کر ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے اور جب حکومتی کارندوں اور ارباب حکومت کو کہو تو یاسُن کر دوسرے کان سے اُڑا دیتے ہیں یا پھر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، مجبور یاں ہیں۔ بہر حال صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔

پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تڑکریں۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کے لئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لئے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تھے۔ آج دعائیں ہی ہیں جو ہمارے دلوں کو ان لوگوں کے پڑ کے لگانے اور حملوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ یہ دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ مخالفین کی اسلام کے نام پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر، احمدیت دشمنی میں جس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اسی قدر تیزی سے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونی چاہئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد جذب کرنے والے بنیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو ہمیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نقلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔

ظلم ہماری آنکھوں کے آگے انشاء اللہ تعالیٰ فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو انشاء اللہ تعالیٰ غالب آنا ہے لیکن اس تقدیر کے غالب آنے میں جلدی یا دیر بعض دفعہ بندوں کے اعمال اور دعاؤں پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایک نسل کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اشارہ کرے کہ میں نے تو اس کام کو کرنا ہی ہے لیکن اگر تمہیں جلدی ہے تو پھر اپنے اندر اس فیصلہ کے، جو میں نے مقدر کیا ہوا ہے، جلد پورا کرنے کے لئے ایک انقلاب پیدا کرو، اپنی طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کرو تو ہمیں خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنا چاہئے۔

پس آئیں اور آج اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کی کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو یقیناً ہمارے لئے جوش میں ہے پہلے سے بڑھ کر جوش میں آئے اور ہمیں ان ظالموں سے نجات دلوائے۔ اگر سو فیصد میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو ہمارے میں سے اکثریت میں اگر یہ انقلاب پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے دیکھیں گے۔

اللہ کرے کہ ہم دعا کی روح کو سمجھنے والے اور اس کے آداب کو بھی مدنظر رکھنے والے ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جلد سے جلد جذب کرنے والے بن سکیں۔ کبھی یہ احساس ہمارے دل میں نہ آئے کہ ہم اتنی دعائیں کر رہے ہیں پھر بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں کر رہا یا وہ نظارے نہیں دکھا رہا۔ اول تو اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرما رہا ہے۔ بلکہ ہماری معمولی دعاؤں کو، ہماری معمولی کوششوں کو اپنی رحمت خاص سے اتنے پھل لگا رہا ہے کہ انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بڑھتا ہے۔ ایک تو جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان میں جس طرح دشمن کے منصوبے ہیں اور اُن میں روز بروز جس طرح تیزی آرہی ہے اس کے مقابلے میں اُن کی کامیابی کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر پاکستان میں ہی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں ترقی کر رہی ہے اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہیں جو وہ دیکھ رہی ہے اور پھر دنیا میں جس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو متعارف کروا رہا ہے اور ترقیات دکھا رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہماری معمولی کوششوں اور معمولی دعاؤں کے پھل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر کسی کے ذہن میں یہ ہلکا سا بھی شائبہ ہے کہ نعوذ باللہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ نہیں سنتا تو اُسے استغفار کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور ہمارا کام مالک سے مانگتے چلے جانا ہے۔ اس کے بھی کچھ آداب ہیں اور یہ آداب ادا کرنا ہمارا کام ہے جنہیں ہم نے پوری طرح ادا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود دعا کے آداب کے بارے میں ہمیں خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ دعا کرتے ہوئے کبھی تھک کر مایوس نہیں ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہئے کہ وہ سنتا نہیں۔ ایک تو دعاؤں کی قبولیت قانون قدرت کے تحت اپنا وقت لیتی ہے، دوسرے قبولیت کے نظارے ضروری نہیں کہ اُسی صورت میں نظر آئیں جس صورت میں دعا میں مانگا جا رہا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور صورتوں میں اپنے پیار کا اظہار فرماتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 693 مطبوعہ ربوہ ایڈیشن 2003ء) جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کی ترقیات میں، پاکستان کے احمدیوں کی قربانیوں اور دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ تیسری بات یہ کہ بندے کو اپنے حال پر بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا اُس نے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکا یا ہے؟ پس غور کریں گے تو تصور بندے کا ہی نکلے گا۔

پھر ایک جگہ دعا کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اور اس میں سکھایا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الفاتحہ: 2)۔ یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ یعنی بلا مانگے اور سوال کرنے کے دینے والا۔ اَلرَّحِيْمُ۔ یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے۔ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ (الفاتحہ: 4)۔ جزا سزا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے رکھے چاہے مارے۔“

اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تاکہ ملک میں جلد امن و سکون قائم ہو سکے، یقیناً پاکستانی احمدیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کے لئے غیر پاکستانی احمدی بھی دعائیں کریں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا پیغام آپ تک پہنچایا ہے۔ یقیناً جب اضطراری کیفیت میں دعائیں کی جائیں تو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور آج جب حضرت مسیح موعود کے خلاف دریدہ دہنی کی انتہا ہو رہی ہے، اس سے زیادہ اور کونسی تکلیف ہے جو ہم میں اضطرار پیدا کرے گی۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مضطر کی دعا خدا تعالیٰ کبھی رد نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے، اَنْسَنٌ يُجِيسُ (سورہ النمل آیت: 63)۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 260-259) پھر فرماتے ہیں: ”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطرار سے دعائیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعائیں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَنْسَنٌ يُجِيسُ“

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 455 مطبوعہ ربوہ ایڈیشن 2003ء) پس آج ہر احمدی کو خاص طور پر اضطراری حالت میں یہ دعائیں کرنی چاہئیں اور پھر پاکستان کے احمدیوں کو تو پاکستان کے حالات کے حوالے سے خاص طور پر بہت زیادہ کرنی چاہئیں۔ احمدیوں پر ظلم کی انتہا سے نجات کے لئے بہت زیادہ اور اضطراب سے دعاؤں کی ضرورت ہے اور جیسا کہ میں نے کہا پاکستان کے رہنے والے بعض احمدی تو، تمام نہیں، اس اضطراب کا اظہار بعض جگہ کر بھی رہے ہیں۔ اس کا مزید اظہار ہونا چاہئے۔ مزید اس کا اظہار کریں اور ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرے۔ یہی ہمارے ہتھیار ہیں اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ مجھے یاد ہے خلافتِ رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا تو خلیفہ رابع نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق اُس وقت دعا کی، حالانکہ اُس وقت حالات آجکل کے حالات کے عشر عشر بھی نہیں تھے، کوئی نسبت بھی نہیں تھی تو خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔

میں پہلے دن سے ہی جماعت کو اپنی حالتوں کی درستگی کی طرف اور دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ بہت توجہ کریں۔ پاکستان میں جماعت کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ لاشعوری طور پر میرا ہر مضمون اسی طرف پھر جاتا ہے۔ پس یہ تو یقینی بات ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا غلبہ کا وعدہ ہے وہ تو پورا ہونا ہی ہے اور نہ صرف پورا ہونا ہے بلکہ ہورہا ہے۔ اس وعدہ کے پورا ہونے کا نظارہ ہم پاکستان میں بھی دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود نا مساعد حالات کے وہاں جماعت ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ دشمن کا ہر حربہ اور ہر حملہ جس شدت اور جس نیت سے کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے دشمن کو وہ نتائج حاصل نہیں کرنے دیتا۔ دشمن کے بڑے خطرناک عزائم ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود کی جماعت کی حفاظت فرماتا چلا جا رہا ہے لیکن یہ ابتلا ہمیں اس طرف شدت سے راغب کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم پہلے سے بڑھ کر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ ہمارا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اپنے نفسانی جذبات و خواہشات کو پرے پھینک کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے آگے مکمل طور پر گردن جھکا کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی مکمل کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے تو پھر یہ ظالم اور

ہوئے ہیں ان میں تو کوئی نیکی کی رمت نہیں ہے۔ انہیں تو نہ خدا پر یقین ہے نہ رسول پر یقین ہے۔ ان سے تو کوئی بہتری کی امید نہیں کی جاسکتی۔ ان کا مقدر تو اب لگتا ہے کہ صرف تباہی ہے جو صرف اور صرف ہمارے رات کے تیروں سے ہو سکتی ہے۔ ہم اُس مسیح (-) کے غلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تسلی دی تھی، جیسا کہ میں نے کہا کہ، ”میں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں“۔ پس جب ہم اپنے پیارے خدا کو خالص ہو کر پکاریں گے، اپنی راتوں کے تیروں کو دشمن پر چلائیں گے تو یقیناً خدا اپنی قدرت کے خاص نشان دکھائے گا۔ پس دعا ایک ایسا ہتھیار ہے کہ اگر کوئی اس سے کامل یقین اور خالص ہو کر کام لے تو کوئی اس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اُس کے فرستادے ہیں اور وہ عظیم ہستی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے تو پھر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے جو وعدے ہیں وہ پورے ہوں گے اور ضرور پورے ہوں گے انشاء اللہ۔ کیونکہ ہمیں اس بارے میں ہلکا سا بھی شک نہیں کہ نعوذ باللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے نہیں فرماتا۔ وہ اپنے وعدے پورے فرماتا ہے اور ضرور فرماتا ہے، وہ سچے وعدوں والا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے لے کر آج تک مخالفتوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں یہاں تک کہ ایک وقت میں خلافتِ ثانیہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی احرار یوں نے بڑ ماری تھی۔ پھر ایک شخص نے حکومت کے نشے میں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشتوں پڑانے کی بڑ ماری تھی۔ پھر کسی نے اپنی حکومت کے نشے میں احمدیت کو کبسن کہہ کر اُسے جڑ سے اکھیرنے کی قسم کھائی تھی لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آج احمدیت دنیا کے دو سو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پس یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا پیارا سلسلہ ہے جس نے اپنے پیارے کو اس زمانے میں بھیج کر (-) کی آبیاری کے لئے اس سلسلے کو جاری فرمایا ہے۔ اور ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ پس اگر فکر کی کوئی بات ہو سکتی ہے تو یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود خدا کے سچے اور فرستادے نہیں۔ یا یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود سے اپنے وعدوں کو نعوذ باللہ پورا نہیں فرما رہا بلکہ فکر صرف اس بات پر ہونی چاہئے کہ ہم اپنے فرض کو احسن طور پر ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ ہم دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہیں یا نہیں، ہم انابت الی اللہ کا حق ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکنے والے ہیں یا نہیں؟ پس اب یہ ہمارا کام ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ اپنے دلوں میں حضرت مسیح موعود کے متعلق ظالمانہ الفاظ سن کر اور پڑھ کر صرف افسوس کرنے والے اور دلوں کی بے چینی کا ظاہری اظہار کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنی راتوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جلد تر اپنے حق میں پورا کروانے کی کوشش کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو اُس کے رحم اور فضل کو کھینچنے والی ہوں۔ ہم ایسی دعاؤں کرنے والے ہوں جو عرش الہی کو بلا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنی فوجوں کو حکم دے، اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ جاؤ اور جا کر ان مظلوموں کی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ کہے کہ جو مجھے اس دعا کے ساتھ پکار رہے ہیں کہ (.....)۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 71 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم 2004ء) اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 426 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم 2004ء) پس ان کو بیس ڈال۔ پس جاؤ اور ان مظلوموں اور بے کسوں کی مدد کرو جن کو اکثریت اپنی اکثریت کے زعم میں ظلموں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ جن کو حاکم ظالمانہ قوانین کے تحت حق سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جن کو مذہب کے نام نہاد ٹھیکیدار (دین حق) کے نام پر صفحہ ہستی سے مٹانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے میرے فرستادے کی آواز پر یہ اعلان کیا کہ ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ہم ایمان لائے۔ پس اے فرشتو! جاؤ اور دنیا کو ان کی مدد کر کے بتادو کہ یہ لوگ میری آواز پر لیک کہنے والے ہیں۔ پس میں ان کا والی ہوں اور میں ان کو حامی و مددگار ہوں۔ آج بھی میرا اعلان سچ ہے کہ (الانفال: 41)۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ پس جو بھی ان سے ٹکرائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میری گرفت میں آئے گا۔

فرمایا ”اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے“۔ ایک جزا سزا اس دنیا کی ہے اور ایک آخرت کی، دونوں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ فرمایا کہ ”جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے، رحمن ہے، رحیم ہے۔ اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے“۔ یعنی یہ دعا جب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان بالغیب ہوتا ہے ”اور پھر اُسے حاضر ناظر جان کر پکارتا ہے“۔ یہ پہلی حالتیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ان پر ایمان بالغیب ہوتا ہے اور اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کو وہ حاضر ناظر جانتا ہے، اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھتا ہے اور پھر پکارتا ہے کہ ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ..... (الفتح: 5-6)۔ یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ پھر آگے صراطِ (الفتح: 7)۔ یعنی اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ پھر غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ نہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا اور لَا الضَّالِّينَ۔ اور نہ اُن کی جو ڈور جا پڑے ہیں“۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 680-679 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس دعا کے آداب کا بھی ہمیں کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات جو رب، رحمان، رحیم، مالک یوم الدین ہے اُن پر کامل ایمان ہو اور جب ان صفات پر کامل اور مکمل ایمان ہو گا تو پھر ہی عبادت اور دعا کی طرف توجہ ہوتی ہے اور بندہ عاجزی سے اُس سے مدد کا طلب گار ہوتا ہے۔ اُن انعامات کے حصول کے لئے اُسے پکارتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو نوازتا ہے۔ یہ خوف رہنا چاہئے کہ میرا کوئی فعل کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا نہ ہو۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں قائم ہو۔ ہمیشہ ایک عاجز بندہ اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کبھی میں اپنے خدا سے دور نہ ہوں۔ کبھی وہ وقت نہ آئے جب میں خدا کو بھلانے والا بنوں۔ پس جب ایسی حالت ہوتی ہے تو دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انعامات نزدیک کر دیئے جاتے ہیں، فتوحات کے نظارے دکھائے جاتے ہیں، دشمن کی تباہی اور بربادی نظر آتی ہے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا آئیں اب پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان کو مضبوط کریں، خالص ہو کر اُس کے آگے جھکیں۔ اگر ہمارا دشمن انتہا تک پہنچ گیا ہے تو ہم بھی حضرت مسیح موعود کے اس مصرعے کے مصداق بننے کی کوشش کریں کہ ”ہمیں ہم ہو گئے یا رہیں میں“۔

(در ثمین اردو، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین صفحہ 58۔ الحکم 10 دسمبر 1901ء، شمارہ نمبر 45 جلد نمبر 5 صفحہ 3 کالم نمبر 2)

یقیناً جب ہم اپنے خدا کی مدد اُس میں ڈوب کر اُس سے مانگیں گے تو وہ دوڑتا ہوا آئے گا اور ہمارے مخالفین کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اگر ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق رکھنے والا تھا بادشاہ کے درباریوں کو رات کے تیروں سے، رات کی اُن دعاؤں سے جو عرش کے پائے ہلا دیا کرتی ہیں، اُن دعاؤں سے شکست دے سکتا ہے اُنہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے، اُن درباریوں کو یہ کہنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ ہم ان تیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(ماخوذ از تعلق باللہ صفحہ نمبر 3-2 تقریر حضرت مصلح موعود جلسہ سالانہ 28/ دسمبر 1952ء)

تو یقیناً ہم جو حضرت مسیح موعود کے ماننے والے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ میں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ صفحہ نمبر 630 مطبوعہ ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء)

اگر ہم دعائیں کریں گے، رات کے تیروں سے دشمن کا مقابلہ کریں گے تو یقیناً ہماری کامیابی ہے۔ لیکن شاید اُن درباریوں کے اندر کوئی نیکی کی رمت تھی جس کی وجہ سے اُن درباریوں نے اُس بزرگ کورات کے تیروں کے خوف سے تنگ کرنا، خوف کی وجہ سے تنگ کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جگہ بدل لی، گانے بجانے چھوڑ دیئے۔ لیکن ان لوگوں کو جو آج (-) کہلاتے ہیں، (-) کہلاتے ہیں، جو رسول کے نام پر، اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو رحمت للعالمین ہے، ظلم کا بازار گرم کئے

جذبہ اور شوق غیر معمولی طور پر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ اپنے عزیزوں اور ساتھی ٹیچرز کی دعوتوں کا اہتمام فرماتے تھے اور مقامی مربی سے ان کا رابطہ مسلسل کرواتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعتی سی ڈیز اور ایم ٹی اے اور جماعتی کتب و رسائل ان تک پہنچاتے تھے اور خود بھی مختلف کتب اپنے زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ (دعوت الی اللہ) کرنے کے معاملے میں بڑے نڈر تھے۔ اسی طرح خلافت سے اور حضرت مسیح موعود کا جب نام آتا یا ان کی تصویریں دیکھتے تھے تو بڑا عقیدت و احترام ان کی آنکھوں میں نظر آتا تھا۔ مربیان اور معلمین اور جماعتی عہدیداروں سے غیر معمولی اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ مہمان نوازی کی صفت ان میں بہت نمایاں تھی۔ جمعہ پڑھنے کے لئے باقاعدگی سے جاتے اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کر جاتے۔ انہیں اپنے بچوں کی تربیت کی بہت فکر تھی اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا چھوٹا بیٹا مربی بنے۔ ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بیعت کے فوراً بعد جماعتی چندہ جات میں بھی شامل ہوئے۔ آپ کو بیعت کے بعد بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ عزیزوں رشتہ داروں نے آپ کا بایکٹ کر دیا لیکن اس بایکٹ کے باوجود آپ ایمان میں پختہ ہوتے چلے گئے۔ آخر ان کے گھر والے بعض (-) سے ان کے بحث مباحثہ بھی کرواتے رہے لیکن (-) کے پاس تو کوئی دلیل نہیں وہ عاجز آجاتے تھے۔ (-) نے ان کے گھر کے سامنے ایک جلسہ کیا، اکیلے اُس میں چلے گئے اور جب (-) کو کچھ بات نہ بنی تو کفر کے فتوے اور واجب القتل کے فتوے دینے لگے لیکن آپ بلا خوف اس جلسے میں شامل رہے اور ان (-) کے ساتھ دلائل کے ذریعے سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن (-) کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی آخر وہ گالیاں دے کر وہاں سے چلے گئے۔

آپ کی پہلے ایک شادی ہوئی تھی لیکن وہ بیوی وفات پا گئی تھیں۔ پھر 93ء میں پہلی بیوی کی دوسری بہن سے شادی ہوئی، اُن سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں جن کی عمریں 17 سال، 15 سال، 9 سال، 5 سال ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کو بھی استقامت عطا فرمائے۔ ایمان میں ترقی دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد ادا کروں گا انشاء اللہ۔

ایک دوسرا جنازہ غائب ہے جو ہمارے فضل عمر ہسپتال کے بہت پرانے کارکن عبدالجبار صاحب ابن مكرم فضل دین صاحب کا ہے۔ 4 اکتوبر کو صبح آٹھ بجے 69 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ کافی لمبے عرصے سے بیمار تھے۔ دل کی تکلیف تھی۔ ان کا علاج تو بہر حال ہو رہا تھا۔ لیکن اس تکلیف کے باوجود اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے تھے۔ تقریباً پینتالیس سال تک فضل عمر ہسپتال میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے پرانے بزرگوں کی خدمات کی ہیں۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی کافی خدمت کا موقع ملا۔ بڑے ملنسار اور منکسر المزاج تھے بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہسپتال کے عملے میں سب سے زیادہ خوش اخلاق یہی تھے اور مریض ان کو پسند بھی بہت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ناصر احمد ظفر صاحب ابن مكرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا ہے۔ یہ بھی گو سرکاری ملازم تھے لیکن مختلف موقعوں پر ان کو جماعتی خدمات کرنے کی توفیق ملی اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل وقف کی طرح انہوں نے جماعت کی خدمات انجام دی ہیں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا اچھا میل جول تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی، خلیفۃ المسیح الرابع بھی، اور ان کے بعد میں بھی مختلف لوگوں سے تعلق کی وجہ سے ان کو مختلف کاموں کے لئے بھیجتا رہتا تھا۔ علاقے کے ایک اچھے سوشل ورکر بھی تھے اور تعلقات بھی ان کو رکھنے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔

یہ تمام جنازے ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد ادا ہوں گے۔



پس خدا تعالیٰ کے اس پیارے سلوک کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے، یہاں تک کہ عرش الہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں، ہم ان حرکتوں کا بدلہ نہیں لے سکتے جو یہ لوگ حضرت مسیح موعود کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ پس ایک ہی علاج ہے کہ اپنی سجدہ گاہوں کو ترک کریں۔ اپنے مولیٰ، بے کسوں کے والی اور مظلوموں کے حامی کو پکاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو پکاریں جس نے کمزور اور نہتے (-) کو محکوم سے حاکم بنا دیا، جس نے دشمن کا ہر مکر اُن پر الٹا دیا۔

پس اے خدا! آج ہم تجھ سے تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے ملکوں میں، اپنے مفادات اور آناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے، یہ لوگ اسے ہمارے لئے خاردار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی رحمت خاص سے اسے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل و گلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ ہمیں (-) کی اکثریت کو نام نہاد (-) کے چُنگل سے نکال کر اپنے حبیب کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ (-) خیر اُمت ہونے کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور دنیا کو ظلم سے پاک کرے۔ اے رحم الراحمین خدا! تو ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

اس وقت ایک افسوسناک خبر ہے، پاکستان میں انہی ظالموں کے ظلم کا نشانہ ایک اور احمدی بنے ہیں، جن کو چند دن ہوئے شہید کر دیا گیا۔ مكرم ماسٹر رانا دلا اور حسین صاحب شہید ابن محمد شریف صاحب، شیخوپورہ کے تھے۔ ماسٹر دلا اور حسین صاحب کی 25 مئی 1969ء کی پیدائش ہے۔ شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ پھر بی۔ اے کیا۔ ٹیچر ٹریننگ کورس کیا اور یکم اکتوبر 2011ء کو ہفتے کے دن دوپہر ساڑھے بارہ بجے نامعلوم قاتل افراد سکول میں کلاس روم کے اندر آئے جبکہ آپ کلاس میں پڑھا رہے تھے اور آپ پر فائر کئے۔ ایک گولی گردن پر لگی اور پیٹ میں لگی اور آپ کو (-) کر دیا۔

سکول میں تو زخمی حالت میں تھے کافی حالت خراب تھی، ہسپتال لے جایا جا رہا تھا رستے میں (-) ہو گئی۔ یہ نو احمدی تھے۔ طبیعت میں شروع ہی سے دینی امور میں دلچسپی اور حق کی تلاش اور جستجو تھی۔ آپ مختلف علماء سے ملتے تھے اور کتب کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ (-) فرقوں کے متعلق ریسرچ آپ کا معمول تھا۔ چنانچہ سعید فطرت ہونے اور ذاتی تحقیق کی بنا پر آپ ان باتوں کو (جو آج کل بدعات پھیلی ہوئی ہیں، (-) پھیلاتے ہیں بیعت سے پہلے ہی ترک کر چکے تھے۔ جو باتیں آج رسم و رواج کی صورت میں (-) میں راہ پا گئی ہیں ان سے آپ کو نفرت تھی مثلاً قُل ہے، تعویذ گنڈے، ختم وغیرہ اور بیعت سے پہلے ہی اپنے عزیزوں کو بھی یہ کہا کرتے تھے کہ چھوڑو یہ فضولیات ہیں۔ احمدیت کا پیغام آپ تک آپ کے بعض عزیزوں کی طرف سے پہنچا جس پر آپ جماعت کے متعلق تحقیقات کی غرض سے متعدد بار اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ ربوہ بھی آئے اور مختلف جماعتی رسائل اور کتب کے مطالعہ کے علاوہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگرام سنتے رہے۔ اسی دوران آپ کی ملاقات وہیں ایک معروف احمدی سے ہوئی۔ اُن کے رابطہ میں رہنے لگے اور کچھ عرصے بعد آپ نے بیعت کا ارادہ کر لیا۔ جب آپ کو کہا گیا کہ ابھی کچھ وقت مزید تحقیق کر لیں اور تسلی کر لیں پھر آپ کی بیعت لیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ بس اب میری بیعت لے لیں۔ کیا پتہ کس دوران میری موت آئے اور میں جہالت کی موت نہیں مرنا چاہتا اس لئے آپ میری بیعت لیں۔ چنانچہ 29 ستمبر 2010ء کو یہ اپنے بیوی بچوں سمیت احمدیت کی آغوش میں آگئے اور بیعت کرنے کے بعد غیر معمولی اخلاقی اور روحانی تبدیلی رونما ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ نمازوں میں مزید توجہ پیدا ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت کے پابند ہو گئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام کرواتے تھے۔ خلافت سے بھی آپ کو والہانہ عشق تھا۔ بیعت کے فوراً بعد گھر میں ایم ٹی اے کا انتظام کروا لیا۔ نہ صرف خود دیکھتے تھے بلکہ بچوں کو بھی ساتھ لے کے دکھاتے تھے۔ ایم ٹی اے کے اکثر پروگرام سنتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا

بچوں کیلئے حضرت مصلح موعود کی ایک دلگذا دعا

اللہ کرے کہ ساری جماعت اس کی مصداق بنے

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ تعالیٰ)

مَنْ تُوِّدُهُمُ تُوِّمَنْ تُهْدِي مَنْ شَنَّ هُدْمُ تُو جَاهُ هُدِي
تاكس كغوید بعد از این من دیگرم تُو دیگری
اِبْمِیْنَ ثُمَّ اِبْمِیْنَ وَ بَرَحْمَتِكَ اَسْتَعِیْثُ
یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 188-189)
حضور نے یہ دلگذا دعا پڑھنے کے بعد
فرمایا:-
اللہ کرے یہ پوری جماعت کے ہر فرد پر بھی
پوری ہو-
(مرسلہ: مکرم حنیف احمد موعود صاحب)

عمارت کیلئے کونے کا پتھر ہوں جسے کوئی معمار رد نہ
کر سکے، وہ تیری کچی ہوئی تلواروں میں سے ایک
تلوار ہوں جو ہر شر کو جڑ سے کاٹنے والی ہو، وہ
تیرے غنوکا ہاتھ ہوں جو گناہگاروں کو معاف
کرنے کیلئے بڑھایا جائے، وہ زیتون کی شاخ
ہوں جو طوفان کے ختم ہونے کی بشارت دیتی ہے،
ہاں اے حسی و قیوم خدا! وہ تیرا بگل ہوں جو تُو
اپنے بندوں کو جمع کرنے کیلئے بجاتا ہے، غرضیکہ وہ
تیرے ہوں اور تُو ان کا ہو یہاں تک کہ ان میں
سے ہر ایک اس وحدت کو دیکھ کر کہہ اٹھے کہ:-

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنی زوجہ محترمہ
حضرت سارہ بیگم صاحب کی وفات پر ان کے ذکر
خیر میں مورخہ 23 جون 1933ء کو ایک مضمون
بعنوان ”میری سارہ“ تحریر فرمایا جو 27 جون
1933ء کے افضل قادیان میں شائع ہوا۔
اس مضمون میں حضرت مصلح موعود نے جہاں
حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے اوصاف، خوبیوں کا
تفصیل سے ذکر فرمایا وہاں آپ حضرت سارہ بیگم
صاحبہ کے بطن سے تین بچوں اور اپنے باقی بچوں کو
بھی خدا کے سپرد کر کے اللہ تعالیٰ سے دُعاؤں کے
باتی ہوئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

پچھدیگی سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نابینا افراد کے کام آئیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنکھوں کی نعمت
جن لوگوں کو ملی ہے انہیں اس کا ہمہ وقت شکر گزار
ہونا چاہئے۔ اس عطیہ خداوندی کا شکر گزار ہونے کا
ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نابینا افراد اپنے ارد گرد
بینائی سے محروم افراد کی عزت کرتے ہوئے ان کا
خیال رکھیں۔ ان کے زیادہ سے زیادہ کام آئیں۔
ان کو راستہ دکھائیں اور ان کو منزل تک پہنچائیں۔
اگر کوئی نابینا فارغ ہو اور اس معذوری کی وجہ سے
احساس کمتری کا شکار ہو تو اسے اس معاشرے کا
مفید وجود بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر کوئی
ہنر سکھانے کے قابل ہوں تو ان کو ضرور سکھائیں،
بصورت دیگر مجلس نابینا خلافت لائبریری ربوہ سے
رابطہ کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کی
جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین
(صدر مجلس نابینا ربوہ)

☆.....☆.....☆

درخواست دعا

مکرم منیر احمد چوہدری صاحب کارکن دفتر
روزنامہ افضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم منور احمد صاحب
دارالنصر غربی اقبال ربوہ بعارضہ جگر شدید علیل
ہیں۔ I.C.U. فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔
بے چینی بہت ہے اور افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب
سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل
خاص سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی
پچھدیگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم منیر احمد رشید صاحب مربی سلسلہ
دفتر روزنامہ افضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم مدثر نذر چیمہ صاحب
ابن مکرم ماسٹر محمود انور چیمہ صاحب محلہ دارالشکر
ربوہ کی بڑی بیٹی عزیزہ تمغیلہ مدثر اوتھ نو بومر 8 سال
گردوں میں انفیکشن، جگر میں سوزش اور نمونیا کی
وجہ سے بیمار ہے۔ اس وقت آئی سی یوز بیدہ بانی
وگل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔
احباب سے عزیزہ کی کامل شفایابی اور ہر قسم کی

حضرت صاحبزادی امتہ انصیر صاحبہ زوجہ
مکرم پیر معین الدین صاحب مرحوم بھی حضرت
سارہ بیگم صاحبہ کے بطن سے تھیں۔ آپ کی وفات
پر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 نومبر 2011ء کو اپنے
خطبہ جمعہ میں خراج تحسین پیش فرمایا اور حضرت
مصلح موعود کی اس دردناک اور دلگذاز کردینے والی
دُعا کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور نے اس دُعا کی اہمیت، فضیلت و
افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔
”آپ نے تمام بچوں کے لئے جو ایک دُعا
کی حضرت مصلح موعود نے جو میں سمجھتا ہوں بیان
کرنی ضروری ہے وہ میں پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
اس کا مصداق پوری جماعت کو بھی بنائے کیونکہ
آج کل یہ زمانہ ہے جس میں انشاء اللہ ہم آئندہ
داخل ہو رہے ہیں فتوحات کے ساتھ۔ تو اگر یہ
ہماری حالت رہے گی تبھی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں
آپ کی دُعا یہ ہے۔
”اے میرے رب! میں ان تینوں کو اور
اپنے باقی بچوں کو بھی تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ دنیا
کے گئے نہ ہوں، یہ تیری جنت کے پرند ہوں، یہ
دین کے ستون ہوں اور بیت اللہ کے محافظ،
آسمان کے ستارے جو تاریکی میں گمراہوں کے
راہنما ہوتے ہیں، چمکنے والا سورج جو تاریکی کو چھاڑ
کر محبت، ترقی اور کسب کے لئے راستہ کھول دیتا
ہے، سوتوں کو جگاتا اور کچھروں کو ملاتا ہے، یہ محبت

دوا تیرے اور عا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ

☆ نو جوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں ☆
☆ عورتوں کی مرضی اٹھائیں، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا ☆
☆ بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج ☆

047-6211434
6212434
FAX: 6213966

مطب ناصر و خانہ گولبار زار ربوہ

دنیا نے طب کی خدمات کے 57 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-62112217
047-6211399, 0333-9797797: فون
راس مارکیٹ نزد ریلوے چھانک اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6212399, 0333-9797798: فون

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں
اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دوا کا علاج رعایتی قیمت = 300 روپے

لے، گھٹے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز

سپیشل ہومیوپیٹھک ٹانک

پیشہ ماہانہ طاقت، بالوں کی منبہٹی اور نشوونما کیلئے ایک لامعاہی تانک ہے۔
رعایتی قیمت پہنیک = 200 روپے

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹنسی

پہنیک پوٹنسی گلاس ٹولہ 10ML پانک ٹولہ 25ML
Rs 25/= Rs 20/= 30/200/1000
خوبصورت بریف کپس بمقدار 240, 120, 60 سیل بند ادویات
کے علاوہ برکن شوپ، سیل بند پوٹنسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

خبریں

نیٹو حملے کی شدید مذمت مہمند ایجنسی میں نیٹو کے ہیلی کاپٹروں نے حملہ کر کے پاکستان کی دو چیک پوسٹوں کو تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں 24 فوجی جاں بحق ہو گئے۔ پاکستان نے حملے کی شدید مذمت اور احتجاج کرتے ہوئے نیٹو سپلائی روک دی جبکہ شمس ایئر بیس کو 15 روز میں خالی کرانے کا فیصلہ کر لیا۔

شاہ محمود قریشی کا تحریک انصاف میں شمولیت کا اعلان پیپلز پارٹی کے مستعفی رہنما اور سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے گھنگی میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے تحریک انصاف میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ پاکستان میں تبدیلی کی ہوا چل پڑی ہے مجھے نظام، چہروں اور سوچ کی تبدیلی نظر آ رہی ہے۔

کراچی کے علاقے نمائش چورنگی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ کراچی کے علاقے نمائش چورنگی پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 2 افراد جاں بحق اور ایک زخمی ہو گیا۔ واقعہ کے بعد مشتعل افراد نے ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے 20 سے زائد موٹرسائیکل اور 4 گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔

کرم ایجنسی میں جھڑپیں اپراور کزن ایجنسی میں سیکورٹی فورسز اور عسکریت پسندوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے نتیجے میں 22 عسکریت پسند ہلاک جبکہ ایک اہلکار جاں بحق اور 2 زخمی ہو گئے۔

یمن میں جنگی طیاروں کی بمباری یمن کے دارالحکومت صنعاء کے مغربی علاقے ارہاب میں جنگی طیاروں نے بمباری کی جس کے نتیجے میں حکومت مخالف قبیلے کے 80 افراد ہلاک ہو گئے۔

گھانا میں ٹریفک حادثہ افریقی ملک گھانا کے دارالحکومت اکرا سے 800 کلومیٹر دور شمال مغربی علاقے میں دو مسافربسوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں 30 افراد جاں بحق ہو گئے۔

اٹلی میں تاریکین وطن کی کشتی ڈوب گئی اٹلی کے جنوبی ساحل کے قریب ایشیائی تاریکین وطن سے بھری کشتی ڈوب گئی جس کے نتیجے میں 3 تاریکین وطن ہلاک اور متعدد لاپتہ ہو گئے۔

تھائی لینڈ میں سیلاب سے 43 ارب

ڈالر کا نقصان ہوا عالمی بینک نے کہا ہے کہ تھائی لینڈ میں 50 سال کے بدترین سیلاب سے 43 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ تھائی لینڈ میں سیلاب جولائی میں موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے شروع ہوا تھا۔ سیلاب سے اب تک 600 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

سائبریا میں آتشزدگی روس کے علاقہ سائبریا میں آتشزدگی کے واقعہ میں 6 افراد ہلاک ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق یہ واقعہ سائبریا کے شہر نادیم کے ایک پارٹمنٹ میں پیش آیا۔

Ladies Snickers
New Designs Available
at
Miss Collection Shoes
Anees Market Aqsa Road Rabwah
047-6215344, 0323-4242399

لہنگے ہی لہنگے
خصوصی سٹیک کے ساتھ
ورلڈ فیکس
03336550796

ڈیجیٹل پاور کڈ ایئر الٹراساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹرو لیبروم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن

CTG اور Fetal Doppler detector دوران
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا کور
پرائیویٹ روم۔ AC روم ایچڈ ہاتھ مریضوں کیلئے جدید کلائنک کا نظام
بروز تیار پرنسز ڈائریکٹری ٹیم ساؤتھ جیکل ہسپتال کی آمد

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیتھی، بیرون ملک مقیم
اعملی ہائیڈرو کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قابلین ساتھ لے جائیں
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ نیگور پارک نکلن روڈ عقب شورابہ ہول لاہور
042-36306163, 36368130 Fax: 042-36368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
Cell: 0322-4607400

موٹاپے کا علاج
ایک ایسی ہومیوپیتھک دوا جس کے 6 ماہ کے
استعمال سے وزن 30 سے 40 پونڈ کم ہو جاتا ہے
عطیہ ہومیوپیتھک ڈیپنٹی لیمباٹری
نصیر آباد من ربوہ: 0308-7966197

دلہن جوہرز
042-36625923
0332-4595317
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیر
معروف قابل اعتماد نام
بیسے
جدید ترین
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چھوٹی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروڈر اسٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چٹوکی 047-6214510-049-4423173

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنری
بانی: محمد اشرف بلال
وقات کار:-
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہ ہولا ہور
ڈسپنری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail: bilal@cpp.uk.net

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Study In
Canada, Australia, New Zealand, UK & USA
Students may attend our IELTS classes with 30% discount
Education Concern®
67-C, Faisal Town
Lahore
042-35177124/03028411770
پاکستان کے ہر شہر کے students رابطہ کر سکتے ہیں۔
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com
Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Dawlance Super Exclusive Dealer
فرتیج، پیلٹ اے سی، ڈیپ فریزرز، ماسیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسریلیٹرز، ٹوسٹر سینڈویچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔ نومبر	
طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:06

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاء ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
0334-6372030
047-6214226

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد خالی پلاٹ نمبر 22 محلہ نصیر آباد حلقہ غالب
برائے فروخت، برقیہ 10 مرلہ بہترین لوکیشن
نزد نیوجلس گاہ مناسب قیمت پر رابطہ ناصر احمد خان
03336474037, 03036474037

شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب
ربوہ میں پھلی بار
کی ڈیو اور فونوگرافی کیلئے
لیڈی سوئی میکرا اینڈ فونوگرافی
گھر کی تمام تقریبات کی ڈیو اور فونوگرافی
لیڈی سوئی میکرا اینڈ فونوگرافی سے کروائیں۔
سپاٹ لائٹ ڈیو اینڈ فونو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0321-2063532, 0333-3532902

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھیجیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use

دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world

فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency

MoneyGram INSTANT CASH SPEEDY TRANSFER CITEC

Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FR-10